توہینِ رسالت قانون ختم کرانے کیلئے

جارج بشپ آف کنٹربری کی بکواس

ڈسٹرکٹ جیل اٹک سے کرنل عنایت اللہ خان کا وزیر اعظم پاکستان کے نام کھلا خط

جناب محمد نواز شریف صاحب وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان!

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے ہیں جو تمام کائنات کا خالق و مالک ہے اور لاکھوں درود و سلام ہوں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر کہ جن کے نقش قدم پر چلنے میں پوری انسانیت کی، دونوں جہان کی فلاح ہے۔

یہ خط میں رات کے آٹھ بج کر پچپن منٹ پر جیل کی اس کوٹھڑی سے لکھ رہا ہوں جہاں آپ کے بھائی شہباز شریف صاحب نے بھی کچھ دن قیام کیا۔ یہ خط لکھنے کی محرک بی بی سی لندن سے نشر ہونے والی (آج کے سیر بین) کی ایک خبر ہے جس میں جارج بشپ آف کنٹربری (لعنۃ اللہ علیہ) کے دورہ پاکستان کے دوران قانون ناموسِ رسالت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس کی بیان بازی ہے کہ جارج بشپ نے پاکستانی حکام پر زور دے کر کہا کہ قانون ناموس رسالت کے مطابق گستاخ رسول کی سزا (سزائے موت) میں تخفیف کی جائے یہ بیان بازی ہی انتہائی پرلے درجے کی گستاخی ہے۔ آپ اس ملک کی حکومت کے سربراہ ہیں۔ میں ایک مسلمان پاکستانی شہری کی حیثیت سے آپ سے پوچھتا ہوں کہ........

جارج بشپ آف کنٹربری کو پاکستان میں آ کر قانون توہین رسالت کی بات کرنے کی جرأت کیوں ہوئی اور اس بد بخت اور بے غیرت شخص کو پاکستان آنے کس نے دیا؟

پاکستان میں قانون توہین رسالت بہت واضح ہے۔ یہ ملک کے انتہائی نامور، باکردار، قابل جج صاحبان، وکلاء اور علماء کرام کی برسوں کی شبانہ روز محنت سے ملک کے تمام اداروں نے بالاتفاق منظور کیا۔ یہ کوئی ہنسی مذاق نہیں۔ یہ قرآن مجید اور حدیث شریف کی روشنی میں سال باسال کی تحقیق کے نتیجے میں بنا اور منظور کیا گیا۔ ناموس رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی معمولی چیز نہیں۔ یہ مسلمانوں کے ایمان کا ایک جزولاینفک ہے۔ اسی پر مسلمانوں کے دونوں جہان کی کامیابی و ناکامی کا دارومدار ہے۔ جب تک حضور اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسلمان کو اپنی جان، مال اور اولاد سے زیادہ پیارے نہ ہو جائیں اس کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا اور بغیر ایمان کے انسان جانوروں سے بھی بدتر ہے۔ یہ کس قدر افسوس، بے حسی اور بے غیرتی کی بات ہے کہ پاکستان میں آ کر ایک غیر ملکی عیسائی پادری کو یہ جرأت ہوئی اور اس کے اعزاز

میں ظہرانے، عشائیے دیئے جا رہے ہیں۔ گورنر پنجاب اور قائم مقام صدر پاکستان، اس جیسے بد بخت شخص کو ملاقات کے لئے وقت دے رہے ہیں۔ افسوس صد افسوس!!

ہم تو کسی بھی رسول بشمول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین برداشت نہیں کر سکتے تو اپنے پیارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔ ان کی اپنی انجیل کے باب ۱۷ کے مطابق رسول کے نائب کی گستاخی کی بھی سزا "سزائے موت" ہے تو اپنے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کی سزا سزائے موت کیوں نہ ہو؟

محترم! اس وقت دراصل پورا عالم کفر ہمارے پیارے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور عزت ہمارے دلوں سے نکالنے یا کم کرنے میں لگا ہوا ہے۔ یہ اسلام پر کاری ضرب ہے، جو مسلمان اس کو برداشت کرے گا اس سے اللہ کی مدد ہٹ جائے گی بلکہ اللہ کے عذاب کا مستحق ہو گا۔ یہ بار بار اس قسم کے شوشے کیوں چھوڑتے ہیں؟ وہ ہماری غیرت کو جانچنا چاہتے ہیں کہ اس لاش میں کتنی جان ہے۔

آپ اس ملک کی حکومت کے سربراہ ہیں۔ یہ اعزاز آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ یہ آپ کی انتہائی اہم اور سنجیدہ ذمہ داری ہے کہ آپ ناموس رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ کریں۔ جن افراد پر گستاخئ رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا الزام درست ہے، قرآن پاک اور حدیث کی روشنی میں ان کے متعلق فیصلہ ہو جائے اور انہیں قرآن پاک اور حدیث کی روشنی میں سزائے موت دی جائے۔

تمام امت مسلمہ کی بے حسی اور غفلت کی وجہ سے آج مختلف ممالک میں گستاخ رسول دندناتے پھر رہے ہیں اور ہم فضول بحثوں اور امتحانوں میں الجھے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں رحمت مسیح اور سلامت مسیح کی رہائی اور وی آئی پی طرز پر بیرون ممالک بھجوانا اس بات کی کھلی شہادت ہے۔ حالات کو ٹھیک کروالیں، اللہ تعالیٰ اور اللہ کے پیارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگیں اور ناموس رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں جو بھی کوتاہی اور سستی ابھی تک ہو چکی ہے اس کا کفارہ ادا کریں اور سچے دل سے توبہ کریں۔ یوسف علی ملعون نے نعوذ باللہ آخری نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس کا فیصلہ جلد از جلد نمٹالیں ورنہ شاید وقت ہی نہ ملے۔ اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

میری آپ سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ ہمارے اوپر حضور اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت زیادہ حقوق ہیں، انہوں نے ہمارے لئے کتنی توہین برداشت کی، کتنی مشقت اٹھائی، براہ مہربانی فوری عمل درآمد کریں۔ کاش میں جیل سے باہر ہوتا تو دیکھتا کہ کیسے کسی کو جرأت ہوتی مگر افسوس.........

اللہ حافظ

(بہ شکریہ، ہفت روزہ "ضرب مؤمن" کراچی) (یکم جنوری ۱۹۹۸ء)